Al-Qirtas
ARABIC

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

Shari'a Review of "Khiyar-e-Bay" Granted to Contractors in the vegetable Market

سبزی منڈی میں متعاقدین کو حاصل "خیاراتِ بیع" کا شرعی جائزہ

Al-Qirtas

Inayat ur Rehman
Dr. Ahmad Hassan Khattak
Dr. Saeed Ahmad

PhD Islamic studies Scholar HITEC University Taxila.
Assistant Professor Department of Islamic Studies HITEC University Taxila
Lecturer, Department of Islamic Studies HITEC University Taxila

Abstract

Islam has come to the world to guide mankind, it not only guides in beliefs and worship, but in matters and in all areas of life, it defines useful and clear paths and dimensions for man and the whole humanity. It is that for those things which were changeable with time and time, instead of giving a definite form and method, Islam has provided principles, such as matters and the affairs of the kingdom and government, etc. Instead of fixing the method and form, he has provided principles and principles by keeping in mind a Muslim can conduct his affairs in an efficient manner. Commercial activities and business practices keep changing with the times and conditions. And every day new forms and forms keep coming into being. And Islam is an eternal religion which adapts its followers to any occasion with changing circumstances. Does not leave him alone, but guides him step by step. Of course, it is so important that a Muslim is aware of the newly created situation in commercial activities and is also aware of the principles given by Shariat. The vegetable and fruit market of the city occupies an important place in the commercial centers of the city, where daily business transactions worth crores of rupees take place. Therefore, in the article, the Shari'a will be reviewed in the light of Hanafi jurisprudence.

Keyword: Vegetable, Fruit, Market, Shariat, Principles, Hanafi jurisprudence.

تعارف:

اسلام بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے دنیا میں آیا ہے، یہ نہ صرف عقائد اور عبادات میں راہنمائی کرتا ہے بلکہ معاملات اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں انسان اور پوری انسانیت کے لیے مفید اور واضح راستے اور جہتیں متعین کرتا ہے۔البتہ اتنی بات ہے کہ جو چیزوں زمانے اور وقت کے ساتھ ساتھ قابل تغیر تھیں ان کے لیے اسلام نے کوئی متعین شکل وصورت اور طریقہ کار دینے کی بجائے اصول فراہم کر دیے ہیں مثلا معاملات اور سلطنت وحکومت کے امور وغیرہ کہ اسلام نے ان کے بارے میں کوئی متعین طریقہ اور شکل طے کرنے کی بجائے ایسے اصول اور مبادیات فراہم کیے ہیں جن کو مد نظر رکھ کر ایک مسلمان اپنے امور احسن طریقے سے سر انجام دے سکتا ہے۔

تجارتی سرگرمیوں اور کاروباری طریقوں میں زمانے اور حالات کے ساتھ ساتھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔اور ہر روز نئی سے نئی صورتیں اور شکلیں وجود میں آتی رہتی ہیں۔اور اسلام ایک ایسا ابدی دین ہے جو بدلتے حالات کے ساتھ کسی بھی موقع پر اپنے پیروکار کو تنہا نہیں چھوڑتا بلکہ قدم قدم پر اس کی راہنمائی کرتا ہے۔البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ مسلمان تجارتی سرگرمیوں میں نئی پیدا ہونے والی صورت حال سے واقف ہو اور شریعت کے دیے اصولوں سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

عہد نبوی میں بھی نبی اکرم ﷺ خود بنفس نفیس اس زمانے میں میں موجود منڈیوں اور بازاروں میں تشریف لے جاتے تھے اور دعوت و تبلیغ کے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معاملات کے حوالے سے شرعی راہنمائی بھی فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک گند کے ڈھیر کے پاس سے ہوا اور آپ ﷺ نے اس ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو گندم اندر سے گیلی تھی تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ رات کو اس پر بارش ہو گئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس گیلے حصے کو سامنے کیوں نہیں کیا تاکہ لوگ اس کو دیکھ لیتے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔[i]

اسی طرح مشہور حنفی فقیہ امام محمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ کے بارے میں یہ بات ملتی ہے کہ تاجروں کو درپیش مسائل کی حقیقی اور موجودہ صورتحال جاننے کے لیے بازار جایا کرتے تھے تاکہ ان کے بدلتے معاملات کو خود دیکھ سکیں اور اس کے بعد ان کا شرعی حل پیش کر سکیں۔

فقہائے کرام کا مشہور مقولہ ہے: "من جهل باهل زمانه فهو جاهل"

ترجمہ: جو شخص زمانے کے حالات وواقعات سے ناواقف ہو وہ جاہل ہے۔[ii]

شہر کی سبزی و فروٹ منڈی شہر کی تجارتی مراکز میں ایک اہم مقام رکھتی ہے جہاں روزانہ کروڑوں روپے کی تجارتی معاملات ہوتے ہیں۔ لہذا آرٹیکل میں منڈی میں رائج خیارات بیع فقہ حنفی کی روشنی میں شرعی جائزہ لیا جائے گا۔

خیارات بیع

علامہ ابن نجیم بحر الرائق میں خیار کے لغوی معنٰی یوں بیان کرتے ہیں:

"وفی المصباح الخیار والاختیار، وفسّرہ فی فتح الباری بالتخییر بین الامضاء والفسخ"[iii]

مصباح میں ہے کہ خیار اور اختیار دونوں کے ایک معنی ہیں، اور فتح الباری میں خیار کی تفسیر (بیع کے) نفاذ اور فسخ کے درمیان اختیار دینے سے کی ہے۔

اصطلاح میں متعاقدین جب آپس میں خرید و فروخت کا معاملہ کرتے ہیں تو ایجاب و قبول کے بعد عام حالات میں دونوں کے پاس معاملہ کو ختم کرنے کا اختیار نہیں رہتا، اور وہ عقد لازم ہو جاتا ہے، البتہ "اقالہ" کی بنیاد پر اس عقد کو ختم کیا جا سکتا ہے جس پر متعاقدین میں سے ہر ایک کا راضی ہونا ضروری ہے، تاہم اس کے علاوہ بھی شریعت نے کچھ ایسے اختیارات متعاقدین کو دیئے ہیں جن کی وجہ سے متعاقدین کو عقد بیع و شراء میں خیار حاصل ہو جاتا ہے، کہ وہ چاہیں تو اس عقد کو برقرار رکھیں اور اگر چاہیں تو اس معاملہ کو ختم کر سکتے ہیں۔ اس آرٹیکل میں سبزی منڈی میں بیع و شراء کے معاملات میں متعاقدین کے خیارات کا جائزہ لیا گیا ہے، جو کہ درج ذیل ہیں:

1. خیارِ عقد
2. خیار ایجاب
3. خیار قبول
4. خیار مجلس
5. خیار وصف
6. خیار عیب
7. خیار تفریق صفقۃ

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

8. خیار رویت
9. خیار شرط
10. خیار غبن
11. خیارِ تعیین

ذیل میں مذکورہ بالا خیارات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔

خیار عقد

متعاقدین میں سے ہر ایک کو شرعا یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ یہ معاملہ کرے یا نہ کرے، اسے خیار عقد کا نام دیا گیا ہے۔[iv] منڈی میں مال فروخت کرنے والے کو مکمل اختیار ہوتا ہے کہ وہ چاہے تو مال فروخت کرے یا نہ کرے اور مال واپس لے جائے، عموما ایسا کم ہی ہوتا ہے، تاہم جب مال کا ریٹ بہت کم لگ رہا ہو تو بیوپاری یا زمین کے پاس یہ آپشن ہوتا ہے کہ اگر وہ موجودہ ریٹ پر مال فروخت نہ کرنا چاہے تو اس فروخت کرنے پر کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خریدار بھی مال کے خریدنے پر مجبور نہیں ہے، اسے مکمل اختیار حاصل ہوتا ہے جیسا کہ خیار قبول میں ذکر ہے۔[v]

خیار قبول

پیشکش کے بعد دوسرے عاقد کو اس آفر کے قبول کرنے اور نہ کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے، اس کو "خیار قبول" کہتے ہیں۔ بعض فقہا اسے "خیار عقد" کے نام سے ذکر کرتے ہیں۔[vi] منڈی میں اگر کسی آڑھتی نے خریدار کو مال کا ریٹ دیا، اور آفر دی کہ یہ مال اتنے کا تمہیں بیچتا ہوں تو خریدار کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ چاہے تو آڑھتی کی آفر قبول کرلے، اور اگر چاہے تو اسے ریجیکٹ کردے۔[vii]

خیار ایجاب/رجوع

متعاقدین میں سے کسی ایک کے ایجاب کے بعد دوسرے کے قبول سے پہلے "موجب" اپنے ایجاب سے رجوع کر سکتا ہے، اور یہ ایجاب اس وقت تک لازم نہ ہوگا جب تک اس کے بعد قبول نہ آئے۔ اسے "خیار رجوع" کا نام دیا گیا ہے۔ بعض فقہا اسے الگ سے ذکر نہیں کرتے، بلکہ اسے "خیار مجلس" کے ضمن میں لاتے ہیں۔[viii]

منڈی میں اگر آڑھتی نے کسی کو آفر دی اور دوسرے شخص نے اسے قبول نہیں کیا، اور مجلس عقد بھی تبدیل نہیں ہوا، تو مجلس کے اختتام تک دوسرے کو اختیار حاصل ہوگا، تاہم جب تک اگلے نے قبول نہیں کیا تو آڑھتی کو شرعا یہ حق حاصل ہے کہ وہ چاہے تو اپنی آفر سے رجوع کر سکتا ہے۔ یعنی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زمین دار یا بیوپاری خریدار کو آفر کرتا ہے کہ میرا یہ مال اتنے میں رکھ لو، خریدار سوچنے لگتا ہے کہ اتنے میں یہ مال لینا ٹھیک ہے یا نہیں، یا وہ یہ آفر سن کر منڈی میں کہیں اور چلا جاتا ہے کہ شاید یہ مال اس سے کم ریٹ پر کسی اور سے مل جائے، پھر جب واپس اسی بیوپاری یا زمین دار کے پاس آتا ہے تو بسا اوقات زمین دار اب اسی پیسوں پر مال دینے کو تیار نہیں ہوتا جتنے کا اس سے پہلے خود اس نے آفر کی ہوتی ہے۔ یعنی وہ اپنی آفر واپس لے لیتا ہے۔

کبھی ایسی صورت حال خریدار کی طرف سے پیش آتی ہے کہ وہ بیوپاری یا زمین دار کو آفر کرتا ہے کہ اتنے میں مال دیدو، بیوپاری اتنے میں مال دینے کو تیار نہیں ہوتا۔ بعد میں جب بیوپاری خریدار سے اسی آفر میں مال اٹھانے لینے کو کہتا ہے تو خریدار اب اسی آفر میں مال لینے کو تیار نہیں ہوتا۔

خیار رویت

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

بغیر دیکھے سامان کی خریداری میں مشتری کو حاصل ہونے والے اختیار کو "خیار رویت" کہتے ہیں۔ خیار رویت صرف خریدار کو حاصل ہوگا۔[ix] لہذا منڈی میں اگر آڑھتی نے خریدار کو ایسا مال فروخت کیا جسے خریدار نے دیکھا نہ ہو تو اسے یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ خریداری کے بعد معاملہ کو ختم کردے، اور خریدا ہوا مال واپس کردے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ خریدار کو یہ اختیار تب تک حاصل ہوگا جب تک اس نے مال کو دیکھا نہ ہو۔ البتہ یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ منڈی میں تمام مال دیکھنا ممکن نہیں، لہذا اگر کسی لاٹ کے چند کریٹ وغیرہ دیکھ لیے، اور اس لاٹ کا باقی مال اسی طرح ہو تو خریدار کو بقیہ مال میں خیار رویت حاصل نہ ہوگا اگرچہ اس نے بقیہ مال بغیر دیکھے خریدا ہو۔ نیز یہ بھی کہ خریدار نے مال کا معاینہ عقد سے پہلے کرلیا ہو اور خریداری کے وقت اس نے مال نہ دیکھا ہو اور مال اسی حالت میں ہو جس میں اس نے دیکھا تھا تو ایسی صورت میں بھی اسے "خیار رؤیت" حاصل نہ ہوگا۔ خیار رؤیت کے لیے فقہائے احناف کے نزدیک کوئی مدت نہیں ہے۔ لہذا چیز دیکھنے کے بعد خریدار کو خیار رویت کی بنیاد پر معاملہ ختم کرنے کا اختیار حاصل رہتا ہے ۔تاہم جب خیار رویت ساقط ہو جائے تو اس کے بعد اسکو معاملہ ختم کرنے کا یکطرفہ اختیار حاصل نہ ہوگا۔

مال دیکھے بغیر فروخت کرنا

خیار رؤیت کا حق صرف خریدار کو حاصل ہوتا ہے، فروخت کنندہ کو نہیں لہذا اگر منڈی میں آڑھتی نے بیوپاری سے یا کسی اور آڑھتی سے بولی میں یا بغیر بولی کے مال خریدا، ابھی اس نے اپنا خریدا ہوا مال چیک بھی نہیں کیا ہوتا کہ اس کے پاس کوئی گاہک اس مال کو خریدنے کے لیے آگیا۔ اور آڑھتی اپنا مال دیکھے بغیر ہی آگے فروخت کر دیا تو آڑھتی کو یہ حق نہیں کہ خیار رویت کی بنیاد پر معاملہ کو ختم کرے، کیونکہ اسے یہ حق نہیں ہے۔

خیار عیب

خرید و فروخت کے معاملات کو ہر قسم کے دھوکے سے پاک رہنا نہایت ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام میں ایسا کوئی معاملہ جس کی وجہ سے متعاقدین میں سے کسی کو عقد بیع میں دھوکہ ہو وہ جائزہ نہیں رہتا، اور فروخت کنندہ کی جانب سے خریدار کو کسی عیب دار مال کی فروخت بھی دھوکہ دہی کے زمرے میں شمار کیا گیا ہے۔

چنانچہ ایک حدیث کے مطابق فروخت کنندہ کی طرف سے ایسی عیب دار چیز کی فروخت جس کا خریدار کو علم نہ ہو تو ایسا شخص فرشتوں کی لعنت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔[x]"

آپ ﷺ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ دھوکہ دینے والا ہم میں سے نہیں ہے[xi]۔"

مشتری نے اگر کوئی چیز خریدی اور اس میں کوئی ایسا عیب پایا جو تاجروں کے عرف میں عیب اور نُقص شمار ہوتا ہے تو مشتری کو یہ اختیار ملتا ہے کہ چاہے تو وہ اس بیع کو فسخ کردے۔ یہ اختیار مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ ملتا ہے:

☆ خریدار کو اس عیب کا علم نہ ہو۔

☆ فروخت کنندہ نے دھوکہ دہی سے کام لیا ہو۔

☆ خود خریدار نے چیز میں مزید عیب نہ پیدا کر دیا ہو۔

☆ خریدار نے خریدتے وقت عیب پر اپنی رضامندگی کا اظہار نہ کیا ہو۔[xii]

ایسی صورت میں خریدار کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ چاہے تو معاملہ ختم کردے، اس اختیار کو "خیار عیب" کہتے ہیں۔[xiii]

عیب دار مال

منڈی سے مال کی خریداری کے بعد اس میں عیب کی دو صورتیں سامنے آتی ہیں:

- ایک صورت یہ ہے کہ آڑھتی نے خریدار کو مال کی جو کوالٹی بتائی ہو اسی کوالٹی کا مال ہو لیکن موسمی عوارض یا کسی اور وجہ سے اس میں خرابی آگئی ہو۔

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

- دوسری صورت یہ ہے کہ آڑھتی نے بولی میں خریدار کو جو کوالٹی بیان کی ہو، یا خریدار نے ایک دو نگ چیک کر کے ساری لاٹ اٹھالی ہو اور بعد میں دیگر مال میں وہ کوالٹی نہ ہو، جیسے اعلی مال میں چھانٹ نکل آئے۔

ایسی صورت میں آڑھتی کی طرف سے شکایات کا ازالہ درج ذیل چار صورتوں میں سے کسی ایک صورت کے ساتھ کیا جاتا ہے:

- مال کی تبدیلی
- مال کی واپسی
- نقصان کو پورا کرنا ثمن میں کمی کی صورت میں
- نقصان کو پورا کرنا اگلے سودے میں رعایت کی صورت میں

درج بالا صورتوں کی وضاحت یوں ہے:

مال کی تبدیلی

عیب دار مال کی شکایت کی صورت میں آڑھتی خریدار کو یہ آفر دیتا ہے کہ خراب مال واپس کر دے اور اس کے بدلے عیب سے پاک مال وصول کر لے۔

آڑھتی کی طرف سے یہ آفر اس وقت کی جاتی ہے جب بیوپاری یا زمین کا مال منڈی میں موجود ہو، تو ایسی صورت میں زمین کو اس کا مال واپس کر کے اس سے دوسرا مال لے لیا جاتا ہے۔

مال کی واپسی

خریدار جب منڈی سے سامان خریدتا ہے تو کبھی اس میں سے بعض نگ خراب نکل آتے ہیں، خصوصا ایسی صورت میں کہ ایک دو نگ دیکھ کر بولی دے کر خریداری کی گئی ہو، ایسی صورت میں خریدار آڑھتی کو گلہ دیتا ہے کہ آپ سے خریدا گیا سامان خراب نکلا ہے، چونکہ آڑھتی نے خریدار کے ساتھ مستقل تعلق رکھنا ہوتا ہے تو آڑھتی اس شکایت کا ازالہ کرتا ہے، اس ازالہ کی صورت یہ ہے کہ آڑھتی خراب مال واپس لے لیتا ہے۔

یہ صورت عموما اس وقت اختیار کی جاتی ہے جب زمین دار یا بیوپاری کا مال آڑھتی کے پاس پڑا ہو۔ آڑھتی خریدار سے عیب دار مال واپس لے کر اس کے پیسے اس کو واپس کر دیتا ہے اگر اس نے نقد خریداری کی ہو، اور اگر ادھار کھاتے میں لکھوایا ہو تو اس کے نام سے مال کو کاٹ دیا جاتا ہے۔

نقصان کو پورا کرنا ثمن میں کمی کی صورت میں

آڑھتی سے عام طور پر دکاندار ہی خریداری کرتے ہیں، اس لیے جب ان کی طرف سے ایسی شکایت آتی ہے تو آڑھتی اس نقصان کا ازالہ یوں کرتا ہے کہ دکاندار کو جتنا نقصان ہوا ہو وہ دیدیتا ہے۔

آڑھتی کی طرف عموما یہ صورت تب اختیار کی جاتی ہے جب بیوپاری یا زمین دار کا سارا مال بک چکا ہوتا ہے، اور آڑھتی زمین دار یا بیوپاری کو بتادیتا ہے کہ سارا مال بک چکا ہے۔ ایسی صورت میں مال کی واپسی آڑھتی نہیں کرتا۔ البتہ نقصان کی وجہ اس مال کے پیسوں میں کمی کر دیتا ہے، اگر نقد دیئے ہوں تو کچھ پیسے واپس کر دیئے جاتے ہیں، اور اگر ادھار لیا ہو تو کھاتے سے کچھ پیسے کم کر دیئے جاتے ہیں۔

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

نقصان کو پورا کرنا اگلے سودے میں رعایت کی صورت میں

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آڑھتی دکاندار سے کہتا ہے کہ آپ اس مرتبہ اس سامان کو کسی طرح چلالو، اگلی بار میں اس کی کسر پوری لوں گا، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب اگلی بار یہ دکاندار اس آڑھتی سے کوئی خریداری کرے گا تو بل میں اس کے ساتھ ڈسکاؤنٹ کردے گا۔

یہ صورت عموما اس وقت پیش آتی ہے جب بیوپاری یا زمین دار کا سارا مال بک چکا ہو، اور آڑھتی سے وہ اپنے مال کی پیمنٹ بھی لے چکے ہوں۔ کیونکہ زمین دار اور بیوپاری اپنے مال کی پیمنٹ آڑھتی سے لے چکے ہوتے ہیں، اب آڑھتی کے پاس مال کے واپسی، تبدیلی کی کوئی صورت نہیں ہوتی، اور نہ ہی آڑھتی اپنی طرف سے خریدار کو پیسے ادا کرتا ہے۔ البتہ اپنے گاہک کو مطمئن کرنے کے یہ کہہ دیتا ہے کہ اگلی بار خریداری میں باقیوں کی نسبت آپ کو کم ریٹ لگاؤں گا۔

مال پر قبضہ کیے بغیر فروخت کرنا

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بیوپاری یا زمین دار آڑھتی سے رابطہ کرکے اپنا پاس مال کے موجود ہونے کا بتاتے ہیں، اور آڑھتی کو منڈی میں اس مال کی ڈیمانڈ کا علم ہوتا ہے کہ ڈیمانڈ زیادہ ہے ، آڑھتی کو خریداری میں منافع نظر آتا ہے تو وہ فون پر ہی زمین دار اور بیوپاری سے اس کا مال خود خرید لیتا ہے، ایسی صورت میں آڑھتی کی کوشش ہوتی ہے کہ منڈی پہنچنے سے پہلے مال کی خریداری کرلی جائے، کیونکہ اگر مال منڈی پہنچ گیا تو بیوپاری یا زمین دار کو اصل ریٹ کا علم ہو جائے، نیز پھر آڑھتی کو صرف کمیشن پر اکتفا کرنا پڑے گا۔

آڑھتی مال خرید کر منڈی میں موجود گاہک پر بیچ بھی دیتا ہے، جبکہ ابھی تک منڈی پہنچا ہی نہیں ہوتا۔ نہ خریدار آڑھتی کا قبضہ ہوتا ہے، نہ اس نے مال دیکھا ہوتا ہے، اور نہ ہی آڑھتی سے آگے خریدنے والے نے مال دیکھا ہوتا ہے۔ البتہ خریدار کو یہ اعتماد ہوتا ہے کہ آڑھتی جو مال مجھ پر بیچ رہا ہے یہ مجھے ادا بھی کرے گا۔

خیارِ وصف

اگر بائع نے بیع میں عقد کرتے وقت مبیع کے اندر کوئی اچھا اور پسندیدہ وصف یا کوالٹی بیان کی اور مشتری نے بائع کی بیان کردہ اوصاف کو مد نظر رکھ کر مبیع خرید لیا تو یہ عقد جائز ہے، اور مشتری کو اس وصف کے نہ پائے جانے کی صورت میں جو اختیار حاصل ہوتا ہے اسے "خیار وصف" یا "خیار فوات الوصف" کہا جاتا ہے۔[xiv]

مثال کے طور پر آڑھتی نے منڈی میں سیب یا آم کے اوصاف بیان کیے کہ یہ سیب ایرانی ہے، یا یہ آم لنگڑا ہے، اور بعد از خریداری مشتری کو یہ علم ہوا کہ بائع نے جو اوصاف کیے تھے فروخت کی وہ تو ان میں موجود ہی نہیں تو ایسی صورت میں مشتری یہ بیع فسخ کر سکتا ہے، اور آڑھتی کو اس کا مال مال واپس کر سکتا ہے۔

خیار تفریق صفقہ

مبیع پر قبضے سے پہلے ہی اس کے بعض حصے کا ضائع ہونا یا اس پر کسی اور کی ملکیت کا ثابت ہو جانے سے مشتری کو یہ اختیار مل جاتا ہے کہ وہ اس عقد کو چاہے تو برقرار رکھے، اور اگر چاہے تو اسے فسخ کرے۔ کیونکہ مشتری کو یہ اختیار "تفریق صفقہ" کی وجہ سے حاصل ہوا ہے، اس وجہ سے اسے "خیار تفریق صفقہ" کہتے ہیں۔[xv]

منڈی میں آڑھتی نے مال کی ایک لاٹ فروخت کردی، اور لاٹ میں تین سو کریٹ سیب تھا، خریدار جب اپنا مال اٹھانے آیا تو اسے معلوم ہوا کہ آڑھتی نے جو لاٹ اس پر فروخت کی ہے اس میں سو کریٹ وہ پہلے کسی اور پر فروخت کرچکا تھا، یعنی کہ اس کی خریداری اب صرف دو سو کریٹ سیب تک محدود ہے، ایسی صورت میں چونکہ خریدار پر سودا ٹوٹا ہے لہذا اسے اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اگر چاہے تو دو سو کریٹ کے پیسے ادا کرے اور مال لے جائے، اور اگر چاہے تو یہ بقیہ مال واپس کردے، اسے خیار صفقہ کہتے ہیں، فقہاء کرام نے اس صورت میں مشتری کو یہ اختیار اس لیے دیا ہے کہ اس سودے میں مشتری کا وصف مرغوب ختم ہوچکا، یعنی اکٹھا تین سو کریٹ مال ایک جگہ سے لینا، جو کہ تفریق صفقہ کی بنیاد پر ختم ہوچکا ہے۔[xvi]

خیار شرط

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

عاقدین میں کسی کی طرف عقد بیع میں اپنے لیے یہ اختیار رکھنا کہ اسے یہ عقد ختم کرنے کا حق ہو گا۔ یہ "خیار شرط" کہلاتا ہے۔[xvii] یہ اختیار عقد میں متعاقدین میں ہر ایک کو حاصل ہو سکتا ہے، تاہم اس کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ عقد بیع میں ہی اس کی شرط لگائی جائے، اور دوسرے کو بتائے کہ میں اس عقد میں اپنا اختیار رکھتا ہوں، خواہ اختیار رکھنے والا خریدار ہو یا فروخت کنندہ ہو، یا دونوں ہوں۔ تاہم اس میں جانبین کا راضی ہونا ضروری ہے۔ احناف کا مفتی بہ قول یہی ہے کہ خیار شرط کی مدت تین دن ہے۔ اس سے زیادہ کی شرط لگانا درست نہ ہو گا۔

خیار غبن

عقود کے حنفی اصولوں کے مطابق ہر بندہ معاملہ کرنے میں خود مختار ہے، اور جب بھی ایجاب و قبول پایا جائے گا تو عقد لازم گا لہذا غبن فاحش کا معاملہ چونکہ متعاقدین اپنے اختیار سے کرتے ہیں، لہذا ان میں سے کسی کو بھی اس بنیاد پر عقد بیع میں اختیار نہیں مل سکتا کہ اس نے بہت سستا بیچا ہے یا بہت مہنگا خریدا ہے، یہی مسئلہ ظاہر الروایۃ کا ہے۔

علامہ ابن نجیمؒ نے اس مسئلہ پر تفصیل سے گفتگو کی، وہ فرماتے ہیں:

" وقد ذكر الشارح هنا خيار الغبن فنتبعه فأقول: معنى الغبن في اللغة قال في الصحاح غبنه في البيع - - - - وفيه روايتان، ويفتى بالرد رفقا بالناس ثم رقم لآخر وقع البيع بغبن فاحش ذكر الجصاص وهو أبو بكر الرازي في واقعاته أن للمشتري أن يرد، وللبائع أن يسترد، وهو اختيار أبي بكر الزرنجري والقاضي الجلال، وأكثر روايات كتاب المضاربة الرد بالغبن الفاحش، وبه يفتى ثم رقم لآخر ليس له الرد والاسترداد، وهو جواب ظاهر الرواية، وبه أفتى بعضهم ثم رقم لآخر إن غر المشتري البائع فله أن يسترد"۔[xviii]

انہوں نے غبن فاحش کے معاملہ میں حنفی فقہاء میں امام جصاص دو الگ رائے ذکر کیں، کتاب المضاربہ کی روایات میں میں امام جصاص اسی بات پر فتویٰ دیتے ہیں کہ غبن فاحش صورت میں خریدار کو اختیار ہے کہ وہ چاہے تو معاملے کو فسخ کر دے، اسی رائے کو ابو بکر زرنجری نے اختیار کیا ہے۔ اور بعض جگہ وہ ظاہر الروایۃ کے مطابق خیار غبن کے عدم جواز کا قول ذکر کرتے ہیں۔

اگر حنفی فقہاء کی عبارات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ "خیار غبن" کے بارے میں یہ اصول ملتا ہے کہ اگر غبن فاحش میں دھوکے کا عنصر پایا جائے تو عقد بیع میں خیار غبن مل جائے گا، یعنی خریدار کو علم تھا کہ جس ریٹ پر میں یہ مال خرید رہا ہوں یہ اس کا ریٹ نہیں، اور اس کے باوجود وہ خریدتا ہے تو اسے خیار غبن نہیں ملے گا، اسی طرح بائع کو علم تھا کہ جس ریٹ پر مال میں بیچ رہا ہوں یہ ریٹ اس مال کا نہیں، اسے علم تھا کہ مارکیٹ سے سستا فروخت کر رہا ہوں تو ایسی صورت میں اسے خیار غبن حاصل نہ ہو گا۔ نیز علامہ ابن نجیم نے اس کی صراحت کی کہ اگر آڑھتی کی جانب سے دھوکہ پایا گیا تو خریدار اسے مال واپس کر سکتا ہے۔

اسی اصول کو "مجلۃ احکام العدلیۃ" میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

" الْفَصْلِ السابع: فِي الْغَبَنِ وَالتَّغْرِيرِ(الْمَادَّةُ 356) إذَا وُجِدَ غَبَنٌ فَاحِشٌ فِي الْبَيْعِ وَلَمْ يُوجَدْ تَغْرِيرٌ ; فَلَيْسَ لِلْمَغْبُونِ أَنْ يَفْسَخَ الْبَيْعَ إلَّا أَنَّهُ إذَا وَجَدَ الْغَبَنَ وَحْدَهُ فِي مَالِ الْيَتِيمِ لَا يَصِحُّ الْبَيْعُ وَمَالُ الْوَقْفِ وَبَيْتُ الْمَالِ حُكْمُهُ حُكْمُ مَالِ الْيَتِيمِ.(الْمَادَّةُ 357) إذَا غَرَّ أَحَدُ الْمُتَبَايِعَيْنِ الْآخَرَ وَتَحَقَّقَ أَنَّ فِي الْبَيْعِ غَبَنًا فَاحِشًا فَلِلْمَغْبُونِ أَنْ يَفْسَخَ الْبَيْعَ حِينَئِذٍ".[xix]

خیار تعیین

خریدار کا دو یا تین اشیاء پر قبضہ کرنا کہ اس میں سے ایک کو وہ خریدے گا، اسے خیار تعیین کہتے ہیں۔[xx] قیاس کے مطابق یہ معاملہ جائز نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس میں مبیع مجہول ہے، تاہم استحساناً اسے جائز رکھا گیا ہے، کیونکہ اس عقد میں جہالت ہونے کے باوجود یہ معاملہ مفضی الی النزاع نہیں ہے، جو کہ کسی بھی جہالت جو مفسد للعقد ہو کے لیے بنیادی شرط ہے۔

خیار تعیین کے درج ذیل احکام ہیں:

- خیارِ تعیین صرف خریدار کو ملتا ہے۔
- خریدار کا کسی مقبوضہ چیز میں تصرف کر لینے سے اس کو حاصل خیار تعیین ختم ہو جائے گا۔ اور وہی چیز مبیع بن جائے گی۔

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

❖ خریدار کی وفات کی صورت میں یہ خیار تعیین اس کے ورثہ کو بھی حاصل رہے گا۔[xxi]

خلاصہ:

لین دین کے معاملات میں شفافیت لانے کے لیے اور متعاقدین یعنی خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان باہمی نزاع کے خاتمے کے لیے اسلام نے معاملات میں خیارات کے ایک اہم باب بیان کیا ہے، تاکہ بوقت ندامت فسخ معاملہ ممکن ہو سکے۔ اور فریقین میں جس کو نقصان کا اندیشہ ہو، بچ سکے۔ خیارات کا باب اگرچہ بائع اور مشتری دونوں سے متعلق ہے، تاہم اس آرٹیکل میں تفصیل سے خیارات کے بارے میں ذخر ہوا ہے کہ کونسا اختیار معاقدین دونوں استعمال کر سکتے ہیں، اور کونسا اختیار فقط مشتری یا بائع کو حاصل ہے۔ لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو اس کی ضرورت زیادہ تر صارف اور مشتری کو پڑتی ہے کیونکہ، مبیع بائع کے پاس کافی وقت سے موجود ہوتا ہے اور مشتری کے ہاتھ میں ابھی ابھی آنے والی ہے، اس مقالہ میں گیارہ خیارات بیع بیان ہوئے ہیں۔

مصادر و مراجع:

---

[i] المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261هـ) حديث: 102 دار احياء التراث العربي - بيروت

[ii] شرح عقود رسم المفتی: ص 98 مکتبۃ البشریٰ

[iii] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، (۹۷۰ھ) البحر الرائق، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، 6/3

[iv] الکاسانی، علاء الدین أبو بکر بن مسعود بن أحمد الکاسانی الحنفی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار العلم بیروت، 134/5

[v] منلا خسرو، محمد بن فرامرز بن علي، درر الحكام شرح غرر الأحكام، دار احیاء الكتب العربية، 142/2

[vi] النتف فی الفتاوی، ص 279

[vii] منلا خسرو، محمد بن فرامرز بن علي، درر الحكام شرح غرر الأحكام، دار احیاء الكتب العربية، 144/2

[viii] الکاسانی، الحنفی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 134/5

[ix] ایضا

[x] ابن ماجة - وماجة اسم أبيه يزيد - أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه ت الأرنؤوط، محقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد - محمَّد كامل قره بللي - عَبد اللّطيف حرز الله

ناشر: دار الرسالة العالمية، طبع اول، 1430ھ - 2009م، 355/3

[xi] مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، محقق: محمد فؤاد عبد الباقي، ناشر: دار احياء التراث العربي - بيروت، 99/1

[xii] ومؤنة رد المبيع بعيب أو بخيار شرط أو رؤية على المشتري. (كتاب البيوع، باب خيار الرؤية: 148/7، رشيدية)

[xiii] الحصكفي، محمد بن علي بن محمد الحِصْني الحنفي، الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار، دار الكتب العلمية: ص 407

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

xiv ويتخير لفوات الوصف،الهداية في شرح بداية المبتدي:47/3

xv دررالحكام شرح غرر الأحكام:202/2

xvi كاساني،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع 5 /292

xvii الدكتور سعدي أبو حبيب،القاموس الفقهي لغة واصطلاحا،الناشر: دار الفكر. دمشق–سورية،126

xviii ابن نجيم،زين الدين بن إبراهيم بن محمد المصري،البحر الرائق شرح كنز الد قائق:125/6

xix مجلة الأحكام العدلية:ص71

xx كاساني،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع 5 /292

xxi ايضا:134/5